مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ شہادت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا صاحبزادہ امین احمد رو بصحت ہے۔ نقاہت باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

جلد ۳۵ | ۲۲ ماہ شہادت ھ ۱۳۲۶ | ۲۹ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۲۲ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۵

متبرک خونریزی

(۳)

امین احسن صاحب اصلاحی نے بزور شمشیر غیر اسلامی حکومت کو مٹانے کے لئے جو شرائط بیان کی ہیں۔ ان میں پہلی شرط آپ نے یہ بتائی ہے۔ کہ جس حکومت کو مٹانا ہو پہلے وہاں تبلیغ کرنی ضروری ہے جب تک تبلیغ نہ کی جائے۔ اس وقت تک ایسی حکومت پر حملہ کرنا ناجائز ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اسلام میں کسی غیر اسلامی حکومت پر تلوار سے حملہ کرنا کسی صورت میں جائز نہیں۔ سوائے ایک صورت کے کہ اس حکومت کے زیر سایہ مسلمان رہتے ہوں۔ اور وہ مسلمان اس غیر اسلامی حکومت سے دین کی وجہ سے تکالیف اٹھا رہے ہوں۔ یہاں تک کہ ہجرت بھی نہ کر سکتے ہوں۔ اور پھر بھی جب وہ آزاد اسلامی حکومت سے امداد کریں۔ اور وہ استمداد ایسی غیر اسلامی حکومت کے خلاف بھی نہ ہو۔ جس کے ساتھ آزاد اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو (صرف یہی ایک صورت ہے جس کا ذکر سورہ انفال رکوع ۱۰ میں ہے۔ اور جہاں سے ایک آیت علیحدہ کر کے مودودی صاحب نے اپنا نظریہ جبریہ ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے) عجیب بات یہ ہے۔ کہ اصلاحی صاحب نے مودودی صاحب سے اس بارے میں بالکل متضاد روش اختیار کی ہے۔ مودودی صاحب کسی تبلیغ وغیرہ کے قائل ہی نہیں۔ آپ نے اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں صاف فرمایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ راقم) اس بات کا انتظار کئے بغیر کہ دیکھیں تبلیغ کا کیا اثر ہوتا ہے۔ سلطنت روم سے تصادم شروع کر دیا تھا۔ اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے اس تصادم کو تکمیل تک پہنچایا۔

ظاہر ہے کہ تبلیغ کر کے انتظار نہ کرنا اور یہ نہ دیکھنا کہ تبلیغ کا کیا اثر ہوا ہے تبلیغ نہ کرنے کے برابر ہے۔ اور ایسی تبلیغ کو تبلیغ کہا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ تو اس بھیڑیے کی بہانہ سازی سے بھی بدتر ہے۔ جس نے بھیڑ کے بچہ پر گو بعد میں بلاوجہ ہی حملہ کیا۔ مگر پہلے تھوڑی دیر بحث کر لی تھی۔ مودودی صاحب تو یہ فرماتے ہیں: کہ تبلیغ خواہ کرو یا نہ کرو۔ اس سے اسلامی پارٹی کی جارحانہ کارروائی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسلامی پارٹی کی فطرت ہی میں یہ داخل ہے۔ کہ غیر اسلامی حکومت کو بزور شمشیر تباہ کر کے نظام حقہ قائم کرے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو کوئی اسلامی جماعت اسلامی جماعت ہی نہیں ہو سکتی اسلامی جماعت کا کام ہی یہ ہے۔ کہ جہاں کہیں غیر اسلامی حکومت پائے خواہ وہ کتنی ہی امن پسند کیوں نہ ہو طاقت حاصل کر کے اسکو فنا کر دے۔ اس کا فطری اقدام ہی یہ ہوگا۔ کہ وہ تلوار لے کر اٹھے اور ان پُرامن ہمسایہ حکومتوں سے جو غیر اسلامی ہیں اقتدار چھین لے۔ کیونکہ حق اگر دریا کے اس پار حق ہے۔ تو دریا کے اس پار بھی حق ہی ہے۔ یعنی اسلامی جماعت جہاں بھی غیر اسلامی اقتدار کا نام و نشان دیکھے گی فطرتاً اس کو بزور شمشیر مٹا دے گی۔

جب بقول مودودی صاحب اسلامی پارٹی کی فطرت ہی یہ ہے۔ تو معلوم نہیں اب اصلاحی صاحب کو کیا سوجھی ہے۔ کہ آپ نے پہلے تبلیغ حق کی شرط لگا دی ہے۔ جہاں تک ہم نے غور کیا ہے یہ نئی شرط اس لئے لگانی پڑی ہے کہ مودودی صاحب کا نظریہ جبریہ شاید بلاوجہ معلوم ہوتا تھا۔ اور کچھ دوستوں نے اس طرف توجہ دلائی ہو۔ مگر افسوس ہے کہ وہ کمی پہلی شرط اور نہ باقی عائد کردہ شرائط سے پوری ہوتی ہے۔ سوال اب بھی وہی رہتا ہے کہ فرضاً پنجاب یا سرحد میں آپ اسلامی جماعت کی آزاد حکومت قائم کر لیتے ہیں۔ اور ہمسایہ میں بت پرستوں کی حکومت ہے۔ آپ بذریعہ اخبارات یا بذریعہ مبلغین اس حکومت کے اندر تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ وہ آپ کی تبلیغ کو بھی نہیں روکتے۔ مگر اپنا اقتدار آپ کے حوالے بھی نہیں کرتے۔ آپ کے اصول کے مطابق بغیر اس کے چارہ نہیں کہ تلوار سے اس پر حملہ کریں۔ کیا اسلامی شریعت آپ کو ایسی اجازت دیتی ہے؟ ذرا قرآن مجید اور اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس اصول کو نکال کر دکھائیے

بات دراصل یہ ہے کہ نہ تو مودودی صاحب نے اپنا نظریہ جبریہ ایجاد کرنے کے وقت ان شرائط قتال کو زیر نظر رکھا ہے۔ جو قرآن کریم میں ہیں۔ اور نہ اب اصلاحی صاحب اس بات کی پرواہ کرتے ہیں۔ کہ

من چہ می سرایم و طنبورہ من چہ مے سراید

آپ قرآن کریم کی آیت شریفہ یا ایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون (یعنی اے مسلمانو ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جن پر عمل نہیں کرتے) کی زد سے بچنے کے لئے اپنی طرف سے صرف ایسی شرائط لگا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی معترض کہے کہ آپ کی اسلامی پارٹی اپنے نظریہ کے مطابق جہاد فی سبیل اللہ کیوں نہیں کرتی۔ تو یہ وجوہات پیش کر کے اپنی گلو خلاصی کرالی جائے۔ کہ ابھی تبلیغ کہاں ہوئی ہے۔ یہ کہاں ہوا ہے وہ بات ابھی پوری نہیں ہوئی۔

(باقی)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

قادیان ۲۰ ماہ شہادت۔ آج بعد نماز مغرب حضور نے مجلس میں رونق افروز ہوتے ہی جو مختصر سی تقریر فرمائی۔ اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

فرمایا:۔ انسانی فطرت اس قسم کی ہے۔ کہ ہر بات میں وہ آخری حد تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہے۔ کبھی انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ وہ خالص مادی وجود ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اس حد تک کہ مادیات کے عالم کو بالکل بھول جاتا ہے۔ حالانکہ انسان کے لئے اللہ نے جو دنیا پیدا کی ہے۔ اس میں دونوں قانون ایک وقت میں جاری کئے ہیں۔ مادی بھی اور روحانی بھی۔ جو انسان صرف مادی قانون کے پیچھے پڑتا اور روحانی کو ترک کر دیتا ہے۔ وہ ناکام رہتا ہے۔ اور جو مادی کو ترک کر کے صرف روحانی قانون کے پیچھے چلتا ہے۔ وہ بھی کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔

مادی قانون کے پیچھے چلنے والے بظاہر ہمیں ترقی یافتہ نظر آتے ہیں۔ موجودہ یورپین اقوام جو صرف مادیات کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں۔ جب ہم ان کی سائنس کی نئی نئی مصنوعات اور عجیب عجیب ایجادات کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے اپنے زمانہ میں ان کے مقابلہ میں کچھ بھی ترقی نہ کی۔ اشیاء میں جو ندرت اور تنوع آج دیکھنے میں آتا ہے۔ وہ اسلامی غلبہ کے زمانہ میں کہاں تھا۔ بے شک مسلمانوں نے ترقی کی مگر ان اقوام کے مقابلہ میں ان کی ترقی محدود تھی۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی توجہ صرف مادیات کی طرف منعطف نہ تھی۔ وہ مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقیات بھی حاصل کر رہے تھے۔

اگر تو مادی ترقی ہی اصل راز ہے۔ تو پھر ماننا پڑیگا۔ کہ مسلمانوں نے یورپین کے مقابلہ میں کچھ ترقی نہ کی۔ لیکن یہ قانون اور پیمانہ غیر کا ہے۔ ہمارا نہیں۔ غیر کے پیمانہ سے کسی کو ناپا نہیں جاتا۔ چاہیئے کہ ہمارے پیمانہ سے ہی ہماری ترقی کو ناپا جائے۔ پھر دیکھا جائے کہ ترقی ہوئی ہے کہ نہیں۔ ایک کا پیمانہ اور دوسرے کی چیز لینا غلط ہے۔ اصل میں ہم نے ترقی کسی اور چیز کا نام رکھا ہے اور انہوں نے کسی اور شئے کا۔ ہمارے اور ان کے معیار میں بہت تفاوت ہے۔ مثلاً وہ روحانی چیزوں کو عبث اور لغو قرار دیتے ہیں۔ الہام اور رویا کو توہمات گردانتے ہیں۔ ان کے نزدیک اصل ترقی یہ ہے۔ کہ قوم میں تنظیم ہو۔ مال اور دولت کی فراوانی ہو۔ کھانے پینے کی بہتات ہو۔ رہائش کی آسائش ہو۔ اور زندگی کو پر لطف بنانے کے لئے عیاشی کا سامان بھی مہیا ہو۔ تب یہ آرام وہ زندگی ہوگی۔ لیکن ایک مومن کے نزدیک آرام کے کچھ اور معنے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ ضرورت کے مطابق کھانا مل جائے۔ اور ضروری مشاغل سے فراغت پا کر اللہ تعالےٰ کی یاد اور عبادت کے لئے بھی کچھ وقت نکل آئے۔ لفظ آرام بے شک مشترک ہے۔ لیکن دونوں نقطہ ہائے نگاہ میں بہت تفاوت ہے۔

ہمارے نزدیک انسان کی اصل ترقی روحانیت کی ترقی ہے۔ اس کے بغیر انسان کو تسلی حاصل نہیں ہو سکتی۔ محض مادی ترقی ہمارے نزدیک خیالی چیز ہے۔ اس کی مثال اس برتن کی سی ہے۔ جسے باہر سے خوب پالش کیا جائے۔ مگر اس کے اندر کچھ نہ ہو۔ کیونکہ روحانی ترقی کا تعلق آخرت سے ہے اور انسان کی اصل زندگی مرنے کے بعد سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے اسلام نے بہت ترقی کی ہے۔ اور یورپ نے کچھ ترقی نہیں کی۔ ان کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا کہ ان کا خدا کا خانہ بالکل خالی ہے۔

بے شک اس دنیا میں کفار کی ترقی زیادہ ہے۔ اور مومن کی کم۔ لیکن مومن کی دونوں جگہ کی ترقی جمع کرنے سے ان سے بڑھ جاتی ہے۔ بظاہر دنیا میں وہ کمزور نظر آتا ہے۔ لیکن اسکی طاقت اور اس کا جتھہ آسمان پر بھی جمع ہو رہا ہوتا ہے۔ اور جب ضرورت پڑتی ہے۔ خدا اسکی امانت کو اسکی اعانت کے لئے بھیج دیتا ہے۔ دنیا میں بینکوں میں جو روپیہ جمع ہوتا ہے۔ اس پر سال بھر میں ۱½ دو فی صدی کے قریب اضافہ ہوتا ہے۔ مگر مومن کا جو مال آسمان پر جمع ہوتا ہے۔ وہ بسا اوقات ستر گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ یکدم بڑھ جاتا ہے پس جو کام آسمانی دولت کر سکتی ہے۔ دنیاوی دولت نہیں کر سکتی۔ اور باتوں کو جانے دو۔ دنیاوی بادشاہوں کی حفاظت کا ہی سوال لے لو۔ وہ کتنی محفوظ سے محفوظ تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات قتل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء جن کی حفاظت کے دنیاوی ذرائع نہایت ہی محدود اور کمزور ہوتے ہیں۔ دنیا کی ہر قسم کی مخالفت کے باوجود کس طرح محفوظ اور نڈر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور دنیاوی مخالفین ان کا بال بیکا نہیں کر سکتیں۔ یہ آسمانی دولت ہی ہے جو ان کے کام آتی ہے۔ اور دشمنوں سے اسے محفوظ رکھتی ہے۔ جب بندہ اللہ تعالےٰ کا ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اسکی حفاظت کا بیڑا اٹھا لیتا ہے۔ مومن کو جہاں اپنی تمام تر توجہ اللہ تعالےٰ کی طرف منعطف کر دینی چاہیئے۔ وہاں اسے مادی اسباب سے بھی انحراف نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ میرے بندے کچھ کام کریں۔ اور میں انہیں انعام دوں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں تباہ نہیں کرے گا۔ لیکن یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ ہمارے اعمال کے بغیر ہمیں انعام نہیں ملے گا۔ مومن کو کام کر کے اللہ تعالےٰ پر توکل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ توکل کے بغیر ایمان کامل نہیں۔ لیکن جاہلانہ توکل نہیں۔ کہ محض خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے کام نہ کیا جائے۔ یہ اللہ تعالےٰ کے قانون کے خلاف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑ کر انعام کی امید کس طرح کی جا سکتی ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ کام کرے۔ اور اللہ پر توکل کرے۔ اور پھر دیکھے کہ اسکی نصرت کے سامان کس طرح غیب سے نمودار ہوتے ہیں۔ (نذیر احمد ونیس)

پنجاب کی تفصیلی مردم شماری کی ضرورت ہے

اس وقت ہمیں پنجاب کی تفصیلی مردم شماری کی کتاب کی ضرورت ہے۔ جس میں تمام **ضلعوں** اور **تحصیلوں** (بلکہ ممکن ہو تو **تھانوں**) اور **شہروں** کی تفصیلی مردم شماری قوم وار درج ہو۔ اگر کسی دوست کے پاس مردم شماری سنہ ۱۹۳۱ء کی وہ جلد جس میں اعداد شمار درج ہوں۔ موجود ہو۔ تو بلا توقف رجسٹری کرا کے میرے نام بھجوا دیں۔ اور اگر کسی کتب فروش کے پاس مل سکتی ہو۔ تو اسے کہہ کر وی۔ پی کروا دیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ مردم شماری کی مختلف جلدیں ہوا کرتی ہیں۔ ہمیں صرف وہ جلد درکار ہے۔ جس میں پنجاب کے متعلق اوپر کے کوائف درج ہوں۔ لیکن اگر اکیلی جلد نہ مل سکے۔ تو مکمل سٹ ہی بھجوا دیں۔ تاکید ہے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

ہدیہ تہنیت

لیفٹیننٹ کرنل نذیر احمد صاحب ایم۔ بی۔ ای کو جو ایک مخلص احمدی ہیں۔ خداوند تعالیٰ کے فضل سے بریگیڈیر کے عہدہ پر فائز کر دیا گیا ہے۔ آپ گیارھویں ہندوستانی بریگیڈ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور اس ترقی کو مزید ترقیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

قادیان والوں کو تو جھٹ پٹ جائدادیں وقف کر دینی چاہئیں ان کیلئے تو ڈیڑھ ماہ کی ضرورت نہیں

ہندوستان میں قیام امن کی اشد ضرورت

(۲)

سرزمین ہند پر ابھی فتنہ و فساد کے بادل اُمڈے نظر آرہے ہیں۔ جس کے باعث ہندوستانی حیران و ششدر ہیں۔ کہ خدا جانے آئندہ کیا ہوگا؟ ہر بہی خواہ اور ہمدرد ملک انسان خداوند عالم کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے آنے والے خطرناک ایام اور ہوشربا گھڑیوں سے انسانوں کو بکلی نجات دے۔

برعکس اس کے وہ لوگ جنہیں امن و امان بھاتا نہیں۔ اور جو قوموں میں باہمی صلح و محبت دیکھنے کے خواہشمند نہیں۔ وہ امن کو برباد کرنے کے لئے فتنہ کی آگ کو اور بھی ہوا دیتے نظر آرہے ہیں۔ یہ ننگ قوم و ملک نہ صرف اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ بلکہ دیگر برادران وطن کی عزت و آبرو کو بھی خاک میں ملا دینے کے متمنی ہیں۔ دراصل ایسے ہی لوگ ملکی ترقی کے راستہ میں روڑے اٹکانے والے اور مصائب و آلام میں اور بھی اضافہ کرنے میں ممد و معاون ہیں۔

جب تک وہ انسان جسے ہندوستان سے دلی محبت و انس ہے۔ اور جو بلا تمیز مذہب و ملت ایک دوسرے کو اپنا بھائی قرار دیتا۔ اور اس کی جان و مال اور عزت کی حفاظت میں ہر ممکن قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ اور ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے والوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ اپنے ملک میں حقیقی اور دیرپا امن کو قائم ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔

سچ تو یہ ہے کہ اکثر انسانوں کے دلوں میں انسانی ہمدردی جاگزیں ہی نہیں اور اس بات کا خیال ہی نہیں۔ کہ انسانی خون کتنا قیمتی خون ہے۔ جس کا بہانا یقیناً ظلم عظیم ہے۔ ہاں اللہ والے اس کی قدر و قیمت سمجھتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں حضرت کبیر جی فرماتے ہیں سے

اول اللہ نور اپایا قدرت دے سب بندے
اک نور تے سب جگ اپجیا کون بھلے کون مندے

اگر مسلمان یہ سوچیں اور غور کریں۔ کہ الخلق عیال اللہ کہ تمام انسان اللہ تعالیٰ ہی کی پیدا کردہ مخلوق اور اسی ہی کی روحانی اولاد ہے۔ اس طرح ہندو سکھ اور دیگر قوموں میں یہ احساس پیدا ہو کہ سب لوگ ایک ہی خاندان کے مختلف افراد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور دوسرے کی تکلیف اور دکھ کو اپنی تکلیف اور دکھ سمجھیں۔ تو یہ ہو نہیں سکتا کہ ہمارا ملک قابل رشک ملک نہ بن جائے۔ اور امن کا پرچم اس کی بلند و بالا چوٹی پر لہراتا نظر نہ آئے۔

پس اے ہم وطن بھائیو! اپنے دلوں میں انسانی ہمدردی پیدا کرو۔ کہ اس طور سے تم ایک دوسرے کے قریب ہو سکو گے اور بحث بات اور غیریت کا سوال اٹھ جائیگا نیز تمہارا یہ عمل ملک کی دگرگوں حالت کو سدھارنے اور حقیقی امن کے قیام کا باعث ہوگا۔

محترم بھائیو! صدیوں سے تم غلامی کی زنجیروں میں مقید چلے آرہے ہو۔ اب تمہارے بخت جاگ اٹھے۔ تمہارے لئے خوشی و شادمانی کا زمانہ بالکل قریب آگیا حریت کا دور تمہارے ملک کے دروازہ پر آپہنچا۔ آپس کی خانہ جنگیوں سے کیا حاصل اور ایک دوسرے سے بغض و کینہ رکھنے سے کیا فائدہ۔

پس وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اپنے دلوں کی اصلاح کرو۔ کہ تا ہندوستان کی نیک نامی کا شہرہ قائم ہو۔ اور اس کے اخلاق اور تہذیب و شرافت کا سکہ دیگر ممالک کے قلوب پر بیٹھ جائے۔ جلد سے جلد آپس میں صلح کرلو۔ کہ تمہارا اسی میں فائدہ اور بہتری ہے۔

اے لیڈران ملک! ہم آپ سے بھی گزارش کرتے ہیں۔ کہ تم پر بہت بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ چاہو تو صحیح قدم اٹھا کر اپنے ملک کو خطرناک حوادث سے بچالو۔ اور چاہو تو اس کے امن کو اور بھی خطرہ میں ڈال کر ملک کی اینٹ سے اینٹ بجادو۔ خدا کرے کہ تم میں صلاحیت پیدا ہو جائے۔ تاکہ تم غلط قدم اٹھا کر گزشتہ کی طرح آئندہ بھی ہزارہا جانوں کو تلف کرنے والے نہ بنو آمین ثم آمین

یقین جانیئے کہ ہر احمدی کے دل میں قیام امن کے لئے ایک ایسا جذبہ ہے کہ جس کا اظہار زبان و قلم نہیں کرسکتے۔ ہر مخلص احمدی کی روح اس بات کے لئے مضطرب ہے۔ کہ کب ہندوستانی اقوام ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر مساوات کا نعرہ بلند کرتی ہیں۔ ایسا دن یقیناً ہمارے لئے خوشی و انبساط کا دن ہوگا۔ جس دن یہ منظر دکھائی دے۔

بالآخر جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنے واجب الاطاعت امام سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں عرض کرتا ہے کہ

"ہندوستان کیا کل دنیا کے امن کا خیال زور سے میرے دل میں موجزن ہے۔ آپ لوگ اس کا اندازہ نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالےٰ اس امر پر شاہد ہے۔ کہ میرا سینہ آپ لوگوں کی خیر خواہی کے جذبات سے پُر ہے۔ اور میرا دماغ ان خیالات سے معمور ... صلح اور امن دنیا کی اہم ضرورتوں میں سے ہیں۔ اور ان کا پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ لیکن ہر چیز کے حصول کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ اگر اس ذریعہ کو اختیار نہیں کریں گے۔ جو صلح کے قیام کے لئے ممد ہے تو ہم ہرگز صلح اور امن کا مونہہ نہیں دیکھ سکتے۔ آپ لوگ جن کو خدا تعالےٰ نے اپنے اپنے علاقہ میں رسوخ اور عزت دی ہے۔ خدا تعالےٰ کے حضور میں دوسروں سے زیادہ جوابدہ ہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ بلا تعصب ان امور پر غور کریں۔"

(اساس الاتحاد صفحہ ۲۶)

خاکسار:۔ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

اے کہ تیرے دم سے ہے یہ رونقِ دینِ متیں
اے کہ تو ہے پاسبانِ امتِ خیر الرسل ؐ

اے کہ تیرے نام سے روشن ہے یہ ساری زمیں
اے کہ تو ہے رہنمائے دینِ ختم المرسلیں

اے کہ تو سالارِ ملت افتخارِ قوم ہے
اے امام کامگار و مصلحِ موعودِ وقت

اے کہ تو ہی آج ہے چشم و چراغِ اہلِ دیں
اے مسیحی نفس آقا! اے امیرالمومنیں

تو نے عالم میں کیا اسلامیوں کا سر بلند
بھیجکر ہر سو مبلغ دین روشن کردیا

تو نے دنیا میں کیا اسلام کو بالانشیں
چھا گئے دنیا پہ ہر سو "زندگی کے واقفیں"

مشرق و مغرب میں پھر اسلام کا ڈنکا بجا
وہ اثر تیری دعاؤں میں نظر آیا مجھے

فوج باطل پر ہوئی پھر تنگ ساری زمیں
ہوگیا "ممکن" کہ "ناممکن" کا تھا جس پر یقیں

اک نگاہِ لطف اب بھی مجھ سے عاصی پر ذرا
تا نیاید نزدِ من مردود شیطانِ لعیں

عبدالحمید خان شوق بوڑیوالہ ضلع ملتان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ سے واپسی

(۵)

قادیان میں ورود

سکھر ۳۱ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قافلہ سمیت کاروں میں سوار ہوکر سکھر سے روہڑی تشریف لے گئے۔ گاڑی کے آنے میں کچھ دیر تھی۔ حضور مع خاندان ویٹنگ روم میں انتظار فرمانے لگے۔ سندھ ایکسپریس کی آمد پر حضور ریزرو ڈبوں میں تشریف لے گئے۔ اور دروازہ کے سامنے کھڑے ہوکر حضور ان خدام کو جو اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جوق درجوق آئے ہوئے تھے۔ شرف مصافحہ بخشتے رہے۔ جاں نثار خدام نے نہایت محبت اور اخلاص سے اپنے آقا کے گلے میں اس کثرت سے پھولوں کے ہار ڈالنے شروع کئے۔ کہ مزید گنجائش نہ ہونے پر حضور کو پہلے ہار اتارنے پڑتے۔ یہ دلی عقیدت کے پھول کتنی ہی دیر خدام اپنے آقا کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ گاڑی چلنے کو تھی۔ کہ ایک خادم کی درخواست پر حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اور۔ نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان گاڑی روانہ ہوئی۔ جماعت سکھر کی طرف سے سارے قافلہ کے لئے رات کا کھانا بھی گاڑی میں رکھ دیا گیا تھا۔

۹ بجے شب کے قریب گاڑی رحیم یارخاں پہنچی۔ جہاں اردگرد کی احمدی جماعتیں آئی ہوئی تھیں۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ احباب کی طرف سے چائے پیش کی گئی۔ اس کے بعد چیچاوطنی سٹیشن پر کچھ دوست موجود تھے۔ منٹگمری میں بہت سے دوست موجود تھے۔ جنہیں حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔ چودھری محمد شریف صاحب نے چائے پیش کی۔ اوکاڑہ اسٹیشن پر بھی بہت سے دوست جمع تھے۔ جنہوں نے حضور کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ پتوکی سٹیشن پر کھڑیپڑ۔ علی پور۔ شمس آباد کے متعدد دوست آئے ہوئے تھے۔

دوسرے روز ساڑھے گیارہ بجے دوپہر گاڑی لاہور پہنچی۔ جہاں جماعت لاہور کے بہت سے احباب حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور مع اہلبیت کاروں میں سوار ہوکر جناب شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ جہاں ظہیرہ تناول فرمانے کے بعد دو بجے دوپہر حضور مع اہل بیت قادیان کے لئے روانہ ہوگئے۔ یہ مختصر سا قافلہ سات کاروں پر مشتمل ۵ بجے کے قریب قادیان پہنچ گیا۔

(نیر احمد وینس)

ایک مبشر خواب

ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رویا ارسال کیا۔ جسے حضور نے الفضل میں برائے اشاعت ارسال فرمایا۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ میں صدر انجمن کی اس عمارت میں کھڑا ہوں۔ جہاں ناظر اعلیٰ کا دفتر ہے۔ میرے پاس دو تین اور آدمی کھڑے ہیں۔ اور میں بیان کر رہا ہوں۔ کہ ایک بزرگ نے خواب دیکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ۱۲۰۰ سال کا ہوگا۔ اور پھر میں زمین کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہوں۔ کہ جس طرح اس میں سے لوگ روز نئی سے نئی چیزیں حاصل کرتے ہیں۔ اور نئے انکشاف ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس سارے زمانہ میں (یعنی ۱۲۰۰ سال کے عرصہ میں) روز نئے سے نئے فیض حاصل کریں گے۔ اور پھر میں کہتا ہوں۔ کہ ان کا زمانہ بالکل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہوگا۔"

اس کے بعد میری آنکھ کھلی۔ اور میں خواب پر غور کرنے لگ گیا۔ سوچتے سوچتے میں پھر سو گیا۔ اور دیکھا کہ:۔

"میں پھر یہی خواب ایک بزرگ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ وہ خاموشی سے سنتے جاتے ہیں۔ ان کو میں نے خواب کا شروع کا حصہ کہ یہ خواب ایک بزرگ نے دیکھا تھا۔ نہ سنایا۔ بلکہ یہی کہا۔ کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے ...... اپنا سارا خواب بیان کرنے کے بعد میں نے کہا کہ میں آپ کو بتانا بھول گیا۔ کہ یہ خواب ایک بزرگ نے دیکھا تھا۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ پہلے کوئی بزرگ گذرے ہیں۔ جنہوں نے یہ خواب دیکھا تھا۔ اس پر وہ بزرگ جن کو میں خواب بتا رہا تھا۔ فرمانے لگے۔ کہ ہاں میں بھی حیران تھا۔ کہ تم نے یہ خواب کیسے دیکھا۔ پھر وہ اس طرح جیسے کسی بات کی تصدیق کی جاتی ہے کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے۔ (کہ ایک خواب ایک بزرگ نے دیکھا تھا) یہ بات انہوں نے اس طرح کہی کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ خواب دیکھنے والے بزرگ یہی ہیں"۔ (خاکسار خلیل احمد دارالبرکات شرقی)

بیعت کے وعدے جلد سے جلد بھجوائے جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے۔ کہ ہر ایک بالغ احمدی یہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ اس بارے میں جماعتوں کو متعدد اعلانات کے ذریعہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ لیکن ابھی تک صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کے وعدے وصول ہوئے ہیں۔ بقیہ جماعتیں فوری توجہ فرمائیں۔ اور جلد سے جلد بیعت کے وعدے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیں۔ (انچارج دفتر بیعت)

نام حلقہ	نام جماعت	تعداد وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ بیعت	نام حلقہ	نام جماعت	تعداد وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ بیعت
گورداسپور	ڈلہوزی	۱	۳	سیالکوٹ	عینو والی	۲۲	۳۶
قادیان	محلہ دارالیسر	۳۳	۳۳	"	بھکو بھٹی	۴	۲۰
"	محلہ دارالفضل	۳۲	۳۶	شیخوپورہ	کوٹ رحمت خاں	۱۷	۱۷
"	" مسجد مبارک	۱۲	۱۲		کرتو پنڈوری	۱۲	۱۲
"	محلہ دارالانوار	۲۵	۲۶		چک چہور ۱۱۷	۱۲	۱۵
"	محلہ دارالعلوم	۸۸	۸۸		سید والہ	۱	۸
"	محلہ دارالشکر	۱۷	۲۱	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	۲۰	۲۴
"	محلہ ناصر آباد	۳۶	۴۷		مدرسہ چٹھہ	۲۲	۲۲
"	" دارالبرکات شرقی	۳۲	۴۰	گجرات	سوک کلاں	۶	۶
"	" " غربی	۲۹	۳۱	لائل پور	بہلول پور / چک ۱۲۷ گ ب	۲۳	۲۴
"	دارالفتوح	۸۵	۱۰۳				
"	لجنہ اماء اللہ دارالرحمت	۱۱	۱۲	سرگودھا	چک ۹۹ شمالی	۹	۹
"	لجنہ اماء اللہ دارالسعة	۱۴	۱۵	ہوشیارپور	ٹانڈہ	۱	۱
"	" " دارالفضل	۸	۸	ڈیرہ غازیخاں	فاضل پور رو / ارجن پور	۴	۴
"	" " دارالبرکات	۸	۸	ملتان	بوڑیوالہ	۱	۳۰
"	محلہ دارالرحمت	۸۲	۹۸	حلقہ سندھ	روہڑی	۶	۶
امرتسر	اجنالہ	۲	۲		سکھر	۱۱	۴
	بھڈیار	۴	۴	حلقہ حیدرآباد دکن	سکندرآباد	۲۵	۳۳
	جاگووال	۱۶	۱۹				
	ٹانڈو	۱۰	۱۰	مدراس مالابار ٹراونکور	کاروناگاپلی	۱۰	۱۲
لاہور	جوڑا	۱۷	۶۸				
	للیانی	۱۲	۱۲				
	لدھیکے نیویں	۲۰	۲۹			۸۰۲	۱۰۱۴

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

اس وقت جن جماعتوں کی طرف سے عہدہ داروں کے جدید انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچے ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داروں کی منظوری دی جاتی ہے۔ یہ تقرریاں یکم مئی ۱۹۴۷ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک صرف تین سال کے لئے ہیں۔ اس عرصہ میں کسی عہدہ دار کی تبدیلی اور علیحدگی وغیرہ کی وجہ سے ضمنی انتخاب کیا جانا ضروری ہوگا۔ اور یہ بھی ضروری ہوگا کہ نئے منتخب شدہ عہدیدار کی اطلاع فوراً نظارت علیا میں کی جائے جماعتوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ نظارت علیا صرف مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری دیتی ہے:۔

(۱) امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری تبلیغ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور خارجہ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تالیف و تصنیف۔ سیکرٹری ضیافت۔ سیکرٹری جائداد۔ آڈیٹر امین۔ محاسب

(۲) امراء اور نائب امرا کی منظوریوں کا اعلان علیحدہ ہوا کرے گا۔

(۳) مندرجہ بالا سکرٹریوں کے نائب جہاں کہیں ہیں۔ وہ مقامی عہدیدار ہیں۔ نظارت علیا سے ان کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۴) مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری دفاتر متعلقہ میں لکھ کر حاصل کی جائے۔ نظارت علیا کی طرف سے ان عہدیداروں کی منظوری کا اعلان نہیں ہوگا۔

الف۔ قاضی۔ نظارت قضا سے
ب۔ محصل نظارت بیت المال سے
ج۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ وکیل الدیوان تحریک جدید سے
د۔ سیکرٹری مال تحریک جدید۔ وکیل المال تحریک جدید سے
ہ۔ تحریری مجلس۔ نظارت امور عامہ سے
ز۔ امام الصلوٰۃ خطیب۔ نظارت تعلیم و تربیت سے

رائے پور

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری خیر احمد صاحب
سیکرٹری مال:۔ " غلام علی صاحب
" تبلیغ " نبی احمد "

گورداسپور

سیکرٹری مال:۔ میاں محمد شریف صاحب ہیڈ ایڈیٹر
" تبلیغ:۔ چوہدری غلام قادر صاحب

جہلم

سیکرٹری تبلیغ:۔ شیخ محمد اسحٰق صاحب
" تربیت:۔ حاجی فضل حق صاحب
" مال:۔ مستری عبد الرحیم "
" امور عامہ چوہدری غلام حسین "

بنگلہ گوجھڑوالا۔ ضلع ملتان

پریذیڈنٹ:۔ محمد طفیل صاحب
وائس " :۔ شیخ محمد علی "
سیکرٹری مال و خزانچی:۔ محمد طفیل "
" تعلیم و تربیت:۔ مولوی رحیم بخش "
" امور عامہ آڈیٹر:۔ منشی غلام قادر "

کریم پور

سیکرٹری تبلیغ:۔ مولوی محمد لقمان صاحب
سیکرٹری مال:۔ چوہدری محمد الدین صاحب
امین:۔ غلام محمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ مولوی محمد لقمان صاحب

ولسنی نگر

پریذیڈنٹ:۔ عبد السبحان صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ مولوی عبد الجبار صاحب
" مال:۔ میر محمد عبد اللہ صاحب
" امور عامہ:۔ غلام قادر صاحب
امین:۔ عبد السبحان صاحب
محاسب:۔ عبد السلام صاحب
سیکرٹری ضیافت:۔ عبد الجبار "

بہلولپور

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری عبد المالک صاحب
سیکرٹری مال:۔ بشیر احمد خان صاحب

فیروزپور چھاؤنی

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری حمید اللہ صاحب
وائس " :۔ منشی رحمت خان صاحب
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری امور عامہ:۔ محمد یوسف خان صاحب
سیکرٹری مال:۔ چوہدری عبد الکریم صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ بشارت احمد "

سیکرٹری تبلیغ:۔ خواجہ عبد المنان صاحب
" وصایا:۔ میاں غلام محمد صاحب اختر
آڈیٹر:۔ چوہدری شبیر احمد صاحب

سٹھیالی

پریذیڈنٹ:۔ غلام محمد صاحب
سیکرٹری مال:۔ کریم داد "

شملہ

پریذیڈنٹ:۔ شیخ اصغر علی صاحب
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری امور عامہ } چوہدری فیض عالم خان صاحب
" مال:۔ عبد الواحد صاحب
" تعلیم و تربیت و تبلیغ:۔ عبد المجید "
" وصایا:۔ قریشی سلطان عالم صاحب
آڈیٹر:۔ ملک حمید علی صاحب

دھرگ میانہ

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری عنایت اللہ خان صاحب
سیکرٹری مال:۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس
محاسب:۔ چوہدری محمد شریف "

بھدرک

پریذیڈنٹ:۔ خان صاحب مولوی نور محمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ:۔ سید محمد ذکریا "
سیکرٹری مال و وصایا:۔ " محمد ذکریا "
" تبلیغ و آڈیٹر:۔ مولوی ہارون رشید "
" تعلیم و تربیت:۔ میاں محمد حسن "
" امور عامہ:۔ شیخ محمد عبد اللہ "

پٹیالہ

جنرل سیکرٹری:۔ جمیل الرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال:۔ شیخ محمد رمضان "
" تعلیم و تربیت:۔ محمد افضل "
" دعوۃ و تبلیغ مقامی:۔ جمیل الرحمٰن صاحب
" " بیرونی:۔ مولوی بہادر علی "
" وصایا:۔ عبد اللطیف صاحب تاجر
محاسب:۔ شیخ محمد رمضان صاحب

سری نگر

پریذیڈنٹ:۔ خواجہ غلام نبی صاحب گلکار
سیکرٹری مال و وصایا:۔ مستری ناصر احمد صاحب
" امور عامہ:۔ سید سرور شاہ "
" تعلیم و تربیت:۔ مولوی احمد اللہ صاحب
آڈیٹر:۔ خواجہ محمد مقبول صاحب گلکار
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ:۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

محمود آباد

سیکرٹری مال:۔ ملک محمد اللہ صاحب پنشنر
" تبلیغ " احمد دین "

سیکرٹری امور عامہ:۔ ملک محمد عالم صاحب
" خارجہ:۔ چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ ملک نور احمد صاحب نمبردار
آڈیٹر:۔ ملک اللہ داد خان صاحب

گجرات

سیکرٹری تبلیغ ملک عطاء اللہ صاحب
" امور عامہ " برکت علی صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ بابو محمد یوسف "
" وصایا:۔ ڈاکٹر عمر دین "
" مال:۔ ماسٹر محمد خورشید عالم "
محاسب:۔ منشی محمد ابراہیم صاحب
امین و ضیافت:۔ بابو محمد یوسف
آڈیٹر:۔ مولوی ظہور الدین صاحب پلیڈر

آنبہ

سیکرٹری مال و تعلیم و تربیت } منشی محمد الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ و وصایا } سید لال شاہ صاحب
" امور عامہ:۔ رائے علی اکبر صاحب

تہال۔ ضلع گجرات

سیکرٹری مال:۔ حاجی محمد الدین صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ " "
" تبلیغ:۔ منشی صاحبداد "

ٹپی۔ ضلع لاہور

پریذیڈنٹ، سیکرٹری مال، امین } چوہدری محمد حیات صاحب
سیکرٹری تبلیغ و وصایا } مرزا ارشد بیگ صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ مولوی احمد دین صاحب
" امور عامہ:۔ مرزا مبارک احمد "
آڈیٹر:۔ ماسٹر عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار

خوشاب

پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ } ملک ہدایت اللہ صاحب
" مال:۔ مولوی عبد الکریم صاحب
" تعلیم و تربیت " " "
" وصایا:۔ قریشی عبد الحق صاحب
" ضیافت:۔ محمد بشیر "
" تبلیغ:۔ میاں نور محمد "
آڈیٹر:۔ بابو بشارت احمد "

پشاور

امیر و امین:۔ شیخ مظفر الدین صاحب
سیکرٹری ضیافت:۔ شمس الدین "

درخواست دعا

اخی المکرم سید مقبول حسین شاہ صاحب آف بیلی شاہدرہ جو کہ نہایت مخلص احمدی ہیں۔ اور جن کے ذریعے کئی طالبان حقیقت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جالندھر میں بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ سے خصوصاً اور دیگر احباب جماعت سے عموماً التماس ہے کہ خاص طور پر درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ (شیخ گلزار محمد احمدی دارالبرکات)

ہوسٹے نبی مائینز

پریذیڈنٹ و آڈیٹر:۔ فیاض الدین صاحب
وائس " :۔ غلام رسول صاحب
سیکرٹری مال و محاسب:۔ عطاء الرحمن صاحب
" تبلیغ:۔ حمید خانصاحب
" تعلیم و تربیت:۔ مبارک احمد خانصاحب
" امور عامہ:۔ شیخ ضمیر صاحب
امین:۔ " حمید صاحب

سیکرٹری مال: وصایا۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب
" دعوۃ و تبلیغ:۔ ڈاکٹر فتح الدین صاحب
" امور عامہ و خارجہ:۔ صوفی غلام محمد صاحب
" سیکرٹری تعلیم و تربیت: مولوی عبدالکریم صاحب
محاسب:۔ محمد الطاف صاحب
آڈیٹر:۔ چوہدری سلطان علی صاحب

گاکھڑ گڑھ

سیکرٹری مال:۔ چوہدری دولت خانصاحب
" تعلیم و تربیت:۔ ماسٹر عطاء اللہ خانصاحب
" وصایا:۔ چوہدری عبداللہ خانصاحب
" تبلیغ:۔ " محمد یوسف خانصاحب
" امور عامہ:۔ " محمد علی خاں صاحب

محمود آباد اسٹیٹ

پریذیڈنٹ:۔ میاں عبدالعزیز صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ ماسٹر عبدالمجید صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ چوہدری عبدالمومن خانصاحب
" مال:۔ شیخ غلام محمد صاحب
" آڈیٹر:۔ چوہدری عبدالمومن خانصاحب

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اشرف صاحب سخت بیمار ہیں۔ ان کا اپریشن ۲۴ اپریل کو لنڈن کے ہسپتال میں ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ

خاکسار بشیر ملک از قادیان
مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۷ء

بعدالت جناب عبد اللہ جان صاحب مرزا سب جج درجہ چہارم شہر پشاور

غلام سرور ولد کالا خاں ساکن محلہ گدائی خاں شہر پشاور مدعی
بنام یعقوب خاں ولد کالا خاں ساکن دوکاندار صدر بازار پشاور چھاؤنی۔ (۲) مسماۃ چمن سلطان زوجہ جان محمد سکنہ لنڈا بازار پشاور معرفت اللہ دتہ دوکاندار کباب رہیہ مکان مدعا علیہ مذکور (۳) محمد عمر خاں ولد زمان خاں سکنہ اکھاڑہ بوٹا مل اکبری گیٹ لنڈا بازار شہر لاہور (۴) مسماۃ منور سلطان بنت زماں خاں زوجہ مفضل رحمٰن سکنہ اکھاڑہ بوٹا مل اکبری گیٹ (۵) مسماۃ فاروق سلطان (۶) روڑا محمد ولد وزیر محمد سکنہ محلہ گنج شہر پشاور کوچہ منشی احسن منزل

مقدمہ نمبر ۵ ۴۰ء پیشی ۵ ۴۰ء دعویٰ دخلیابی

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں تاریخ پیشی ۵ ۴۰ء مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ مدعا علیہ ۲تا ۴ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ بعد ازاں کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج بتاریخ ۱۲ ۴۰ء بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے اشتہار ہذا جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سُنی ہو گی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پہ ہاتھ پھیر دینے سے درد میں فوراً کمی آ جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حار امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا فائدہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت فی شیشی ۳/ درمیانی شیشی ۱/ چھوٹی شیشی ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اتالیق کی ضرورت

ڈلہوزی میں دو احمدی امریکن بچوں کے لئے ایک ادھیڑ عمر اتالیق یا استانی کی ضرورت ہے جو انگریزی بولنا جانتے ہوں۔ علاوہ بچوں کی نگرانی اور دینی تربیت کر سکیں کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت یا ملاقات کا پتہ۔ دواخانہ نور الدین یا ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک ریلوے روڈ قادیان

”اپنے محبوب کے ہر فعل کی تقلید میں انسان کو تسکین ملتی ہے“

خوشبو لگانا سنت ہے

دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

ایک نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب سکندر آباد دکن نے حال ہی میں ایک نہایت خوبصورت ٹریکٹ ۲۴ صفحات کا ”خدا تعالیٰ کا عظیم الشان پیغام“ کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے مضمون اس قدر دلچسپ ہے کہ متعصب سے متعصب انسان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور تبلیغ کا پیرایہ ایسا ہے کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے۔ قیمت ایک روپیہ سیکڑہ۔ طالب حق کو مفت۔ (الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۹ء)

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

ذیابطیس کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں!

قیمت ایک ماہ کا کورس سات روپے

بہ اجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں!

قریشی محمد مطیع اللہ
قریشی منزل دار العلوم قادیان

ریشمی پیراشوٹ کی رنگین کلی ایک قمیص کے واسطے ایک کلی۔ سلوار کے واسطے ۲ دو کلیاں۔ مکمل سوٹ کے واسطے تین کلیاں کافی ہیں۔ قیمت فی کلی ۱۴/ روپے۔ پیکنگ فی کلی ۳/۔ ڈاک خرچ ۳ کلی پر ۱۳/ آوے گا۔ تھوک بھی ۱۴/ روپے ہی ہوگا۔ حسب ضرورت ہی آرڈر دیویں۔

امریکن کلاتھ ایجنسی ۱۵۴ اشیخ بڈھا سٹریٹ امرتسر۔ ۱۲/۱۲

(بقیہ صفحہ ۶)

بیدادپور

پریذیڈنٹ - چوہدری محمد خانصاحب
سیکرٹری مال - " ذکاء اللہ صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت - سید محمد شفیع صاحب

جبل پور شہر

پریذیڈنٹ - صوبیدار میجر محمد عبد اللہ خانصاحب
سیکرٹری مال - محمد نصیب صاحب عارف
" تعلیم وتربیت - جمعدار محمد افضل صاحب

گھوڑیواہ ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ مولوی عظیم قادر صاحب -
سیکرٹری مال - منشی فضل الدین صاحب.
" تعلیم وتربیت - مولوی عظیم قادر صاحب

مدراس

جنرل سیکرٹری - اے - ایم علی محی الدین صاحب
جائنٹ " ملک محمد اکبر علی خانصاحب

ڈنگہ

پریذیڈنٹ - احمد الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ - نور ماہی صاحب
" مال - احمد الدین صاحب
" وصایا - عطا محمد صاحب.

مالو کے بھگت

پریذیڈنٹ - چوہدری فیض عالم صاحب
سیکرٹری مال - محمد یوسف صاحب.
" تعلیم وتربیت - میاں محمد حسین صاحب
" تبلیغ - محمد عبد اللہ صاحب

مانگا چانگریاں

سیکرٹری تعلیم وتربیت - صوبیدار عنایت اللہ صاحب
" تبلیغ - چوہدری محمد عالم صاحب

ولادت :- بروز جمعرات مورخہ ۳ ہجرت کو مولا کریم نے اس احقر کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے بزرگان سلسلہ سے بالعموم اور صحابہ کرام سے بالخصوص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور خوش بخت کرے۔ اور اسے عمر دراز عطا فرمائے آمین
نیازمند (قاضی) محمد اسحٰق بسمل (سندھ)

شذرات

کوہ نور ہیرا

شیر پنجاب نے لکھا ہے کہ کوہ نور ہیرا اگر ہندوستان کو واپس کیا جائے تو وہ دربار صاحب امرتسر میں رکھنے کے لئے سکھوں کے حوالہ کیا جائے۔ کیونکہ انگریزوں نے یہ ہیرا راجہ دلیپ سنگھ صاحب سے لیا تھا۔ اگر یہ استدلال صحیح ہے تو معلوم نہیں اس ہیرے کو کہاں سے کہاں پہنچانا پڑے۔ اور شاید آخر میں اسے اس کان کے حوالہ کرنا پڑے جہاں سے پہلے پہل یہ برآمد ہوا تھا۔ کیونکہ راجہ رنجیت سنگھ صاحب نے خود کان سے برآمد نہیں کیا تھا۔ اس کو مسلمانوں سے اور مسلمانوں کو ہندو راجاؤں سے پہنچا تھا۔ اور ان کو خدا جانے کہاں سے دستیاب ہوا الخ۔ لہٰذا اس کو اصل حقداروں یا اصل کان میں واپس کرنے کے لئے بھی ایک کمیشن بٹھانا پڑے گا

گاندھی جی کی اپیل اور ہندو پریس

مسٹر جناح اور مسٹر گاندھی نے ایک مشترکہ اپیل امن کے قیام کے لئے کی ہے۔ مسٹر گاندھی نے ایک علیحدہ بیان میں پریس سے بھی استدعا کی ہے کہ وہ امن سوز باتیں نہ شائع کرے۔ لیکن افسوس ہے پنجاب ہندو پریس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور وہ اس مشترکہ امن کے پیام میں سے بھی بدامنی پھیلانے کا پہلو نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہندو ماترم نے اپنی اشاعت ۲۰ اپریل میں "تکبر" کے ماتحت ایک دلچسپ واقعہ کے طور پر فرمایا ہے کہ "مسٹر جناح نے مشترکہ اپیل پر دستخط کرتے وقت اس بنا پر انکار کر دیا تھا کہ گاندھی جی نے کہا تھا کہ میرے دستخط تو ذاتی حیثیت سے ہی ہوں گے۔ ورنہ کانگرس کی طرف سے کرپلانی جی کے دستخط کرانے چاہئیں۔ اس لئے گاندھی جی کو مجبوراً دستخط کرنے پڑے۔"

ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ اس میں تکبر کی کیا بات ہے۔ ظاہر ہے کہ گو گاندھی جی کانگرس کے ممبر نہیں۔ ان کا جو اثر ہے وہ ۲

۴ - مسٹر کرپلانی کا نہیں۔ اپیل کو واقعی پُر اثر بنانے کے لئے گاندھی جی کا نام ہی زیادہ موزوں تھا۔ لیکن ہمارا یہ ہندو معاصر گاندھی جی کی دوہری اپیل کے باوجود مسٹر جناح پر چوٹ کرنے سے باز نہیں رہا۔

ضروری خبریں

لاہور ۲۰ اپریل - وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں جو آگ ۱۷ اپریل کو لگی وہ اتفاقیہ تھی۔ اس سے چھ سات دوکانیں بالکل راکھ کا ڈھیر بن گئیں۔ گوجرانوالہ کے ڈسٹرکٹ پبلسٹی افسر نے فوجی دستے کی معیت میں پرسوں وزیر آباد میں گشت لگائی۔ اور عوام میں جو اضطراب پھیلا ہوا تھا اسے دور کیا۔ آپ عوام میں مسٹر جناح اور مسٹر گاندھی کی مشترکہ اپیل نشر کرتے رہے۔ اسی قسم کا دورہ گوجرانوالہ شہر میں بھی لگایا گیا۔

دہلی ۲۰ اپریل - مہاسبھا میں پانڈیا میموریل کلینک کا اجراء غیر ممالک کے ہندوستانیوں کی طرف سے "اپنی مدد آپ کرنے" کے مقولہ کی ایک مثال ہے۔

مشرقی افریقہ کے ہندوستانیوں نے معالجاتی سہولتوں کی شدید ضرورت محسوس کی ہے۔ امید ہے کہ یہ ادارہ ہندوستانیوں کو طب اور سرجری کی سہولتیں بہم پہنچانے میں مفید کام کرے گا۔ اور ہندوستانی نرسوں کی تربیت کے ایک مرکز کا بھی کام دیگا۔

مدراس ۲۰ اپریل - آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کے چھٹے اجلاس کے لئے گاندھی جی نے مندرجہ ذیل پیغام ارسال کیا ہے۔

قائد اعظم مسٹر جناح اور میں نے امن کے لئے جو اپیل جاری کی ہے اس کے پیش نظر مجھے اخبار نویسوں سے توقع ہے کہ وہ اپنے قلم کو غیر معمولی طور پر قابو میں رکھیں گے۔ ہندوستان میں فرقہ وارانہ فساد کی آگ کو جو ہوا مل رہی ہے۔ مجھے توقع ہے کہ ہندوستان میں صحافت اس سے بالاتر ہو کر رہے گی۔

پشاور ۱۹ اپریل۔ گذشتہ شب بنوں شہر پر باہر کی طرف سے فصیل کے اوپر سے چھاپہ مارا گیا - پولیس کانسٹیبلوں نے حملہ آوروں کو پیچھے ہٹا دیا۔ تاہم کل سارا دن کشیدگی رہی۔ اور حفظ ماتقدم کے طور پر شہر کے دروازوں کو بند رکھا گیا۔ تاکہ مفسدہ پرداز لوگوں کو کسی اقدام کا موقع نہ مل سکے۔

پشاور ۲۰ اپریل - متحدہ افغان

نوجوان جو تحصیل علم کے لئے ممالک خارجہ میں گئے ہوئے کابل واپس آ گئے ہیں

لاہور ۱۹ اپریل - ۱۹۴۳-۴۴ء سے ۱۹۴۶-۴۷ء تک (لشمول ہر دو سال) پنجاب کے شہروں میں غیر منقولہ جائداد پر ٹیکس کے قانون مصدرہ ۱۹۴۰ء کے ماتحت ٹیکس $\frac{1}{2}$ ۷ فی صدی کی شرح سے عائد ہوتا رہا۔ پانچ فیصدی بطور بنیادی ٹیکس اور $\frac{1}{2}$ ۲ فی صدی بطور "وار سرچارج" "وار سرچارج" ۳۱ مارچ ۱۹۴۷ء کو ختم ہو گیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک نئے اعلان کے ذریعے ٹیکس کو $\frac{1}{2}$ ۷ فی صدی شرح سے قائم رکھا جائے۔ تاکہ کوئی نئی وزارت اس شرح پر جس پر مستقبل میں ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ کسی قسم کے اثر کے بغیر غور کر سکے۔ ٹیکس دہندوں کو اس ٹیکس سے زیادہ نہیں دینا پڑے گا۔ جو وہ گذشتہ متعدد سال سے دیتے رہے ہیں

لاہور ۲۰ اپریل: - آج صبح ایک شخص کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ اسے چھرے کے زخم لگے تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ شیر فروش کی دوکان پر دودھ لینے جا رہا تھا

لنڈن ۱۸ اپریل: - یہاں عام طور پر یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جنرل فرانکو نے پرتگال کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ڈان جوان کو جو ہسپانیہ کے تخت کا دعوے دار ہے۔ پرتگال سے نکال دیا جائے۔

ملتان ۱۹ اپریل: - ملتان میں ٹیکس کے محکمے کا عملہ ان نادار اور متمول افراد کی فہرستیں تیار کر رہا ہے۔ جو مکانوں میں سکونت پذیر ہیں۔ لوگوں کی حیثیت کا اندازہ لگانے کا کام ہو رہا ہے۔ یہ ساری کاروائی دس لاکھ روپیہ کے اس اجتماعی جرمانہ کی وصول کے سلسلے میں ہو رہی ہے۔ جو فسادات کی وجہ سے ملتان پر عائد ہو چکا ہے